31086 ـ فوت شدہ كا ختنہ كرنا

سوال

اگر كوئى شخص بغير ختنہ كروائے ہى فوت ہو جائے تو كيا ہم اس كا ختنہ كريں يا نہ كريں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اكثر علماء كرام كا مسلك ہے اس كا ختنہ نہيں كيا جائيگا.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر كوئى شخص بغير ختنہ ہى فوت ہو جائے تو تين صورتيں ہيں:

صحيح يہى ہے كہ جمہور كے ہاں قطعا اس كا ختنہ نہيں كيا جائيگا؛ كيونكہ ختنہ تكليفات شرعيہ ميں سے تھا اور يہ تكليف اور مكلف ہونا موت كى بنا پر زائل ہو چكى ہے.

دوسرى:

چھوٹے اور بڑے كا ختنہ كيا جائيگا.

تيسرى:

چھوٹے كا ختنہ ہوگا بڑے كا نہيں، اسے البيان ميں ذكر ہيں اور يہ دونوں صورتيں ہي ضعيف ہيں.

ديكھيں: المجموع للنووى (1 / 352).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور رہا (ميت) كا ختنہ كرنا تو يہ مشروع نہيں، كيونكہ يہ ميت كے اعضاء ميں سے ايك اعضاء كو كاٹنا ہے، اكثر اہل

علم کا قول یہی ہے، اور بعض لوگوں سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا ختنہ کیا جائیگا، اسے امام احمد نے بیان کیا ہے، اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی بنا پر پہلا قول زیادہ اولی اور بہتر ہے. اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 484).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بچہ بغیر ختنہ ہی فوت ہو جائے تو کیا ہم اس کا ختنہ کریں یا نہ کریں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اس کی طہارت (یعنی ختنہ) نہیں کیا جائیگا کیونکہ ختنہ کا وقت گزر چکا ہے، جو کہ اس کی زندگی تھی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (8 / 369).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

میت کے زیر ناف بال مونڈنے اور اس کا ختنہ کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (13 / 114).

واللہ اعلم .